***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Importance and necessity of Parents and Teachers Rights in the present era: (A Research Study)

عصر حاضر میں والدین اور اساتذہ کرام کے حقوق کی اہمیت اور ضرورت (ایک تحقیقی جائزہ)

Labia Atta Ur Rahman
M.Phil scholer, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Associate Professor Dr. Naseem Akhter
Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Corresponding Author Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract
Parents and Teachers are great personalities who guide us in the journey of life and play an important role in building our future. It is our duty to respect their rights, which our Religion (Islam) teaches us as part of our culture. Before Islam some people respected their parents while others neglected their rights. Even today especially in the present era, the rights of parents and teachers are often overlooked. As Allah almighty has mentioned their rights in the Holy Quran. Similarly, teachers who are considered spiritual parents, are also meant to be respected. The purpose of this Article is to understand the rights of parents and teachers through the teachings of the Prophet's Sunnah and to incorporate their respect into over lives.

Keywords
Parents and teachers Rights, Respect, Especially in the present era, Islam, culture, Quran, Teaching of Prophet Sunnah, spiritual parents, Research study.

والدین کا مقام:

قرآن وحدیث کی روسے والدین کا بہت بڑا مقام ہے جس کا اندازہ قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے لگایا جاسکتا ہے

قرآن کریم میں اللہ کا ارشاد ہے

((وَقَضی رَبُّک اَلَّا تَعْبُدُوْااِلاَّ اِیَّاہ وَبِالْوَالِدَیْن اِحْساَنًا))-1

"تمہارے رب نے تمہیں حکم جاری فرمایا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو"

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے کہ

((وَعْبُدُوا اللہ وَلَا تُشْرِکُو بِہ شَیْاًوَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً))-2

"اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ ہر گز شرک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو"

ان آیات مبارکہ میں اگر غور کیا جائیں تو اللہ تعالی نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بیان اپنی عبادت اور توحید کے ساتھ بالکل متصل کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہرتی ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت اور توحید کے بعد دوسرا درجہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ہے اور یہ کہ والدین کی عزت، احترام اور ان کی خدمت کرنادین کے عظیم شعائز میں سے ہے۔

اسی طرح احادیث کی روسے اگر دیکھا جائیں تو بھی والدین ایک عظیم مقام اور درجہ رکھتے ہیں

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((رِضَی الرَّبِّ فِی رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَط الرَّبِّ فِی سَخَط الْوَالِدِ))-3

"رب کی رضاوالدین کی رضامیں ہے اور رب کا غصہ والدین کے غصہ میں ہے"

اس حدیث شریف میں اگر غور کیا جائیں تو رب کی رضاوالدین کی رضامیں رکھی گئی ہے اور رب کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں رکھی گئی ہے یعنی اگر رب کو راضی کرنا چاہتے ہو تو والدین کو راضی کرو اگر والدین راضی ہوگے تو رب بھی راضی ہو جائیں گے بصورت دیگر اگر والدین کو ناراض کر دیا تو رب بھی ناراض ہو جائنگے کیونکہ اللہ عزوجل نے لوگوں کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنے والدین کو راضی کریں، اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

غور فرمائیں تو ان آیات مبارکہ اور حدیث سے والدین کے عظیم مقام کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی عبادت کے بعد جس دوسری چیز کو انسان کے اوپر لازم قرار دیا ہے وہ والدین کے ساتھ احسان اور نیکی کرنا ہے یعنی رب کی توحید کے بعد انتہائی اہمیت والی بات والدین کو راضی کرنا ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا وہ اہم فریضہ ہے جو کہ ہم سے پہلے قوموں پر بھی واجب تھی۔

ارشاد ربانی ہے کہ

((وَاِذ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِی اِسْرَآئِیْل لَا تَعْبُدُوْنَ اِلا اللہ وَبِالْوَالِدَیْن اِحْسَانا وَذِی الْقُرْبی وَالْیَتمی وَالْمَسکِیْن وَقُوْلُوْا لِناَّسِ حُسنًا وَّاَقِیْمُو الصَّلوۃ واٰتُو الزّکوۃ ثُمَّ تَوَلَّیْتُم اِلاَّ قَلِیْلاً مِنْکُم وَاَنْتُم مُعْرِضُوْنَ))۔4

"اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا اسی طرح قرابتداروں، مسکینوں، یتیموں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا نماز قائم رکھنا، زکوۃ دیتے رہنا لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے"

لہٰذا اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ والدین کے ساتھ احسان کرنا وہ اہم فریضہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالی نے ہم سے پہلی قوموں بنی اسرائیل وغیرہ سے بھی لیا تھا

ماں باپ ذدیعہ جنت یاذریعہ دوزخ ہیں:

ماں باپ کی خدمت کرنا، ان کا اکرام وتعظیم اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے اور ان کے حقوق میں کوتاہی کرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

والدین کی خدمت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((اَلْوَالِدَ اَوْسَط اَبْوَابِ الْجَنَّت فَاِنْ شِئتَ فَاضِع ذَالِک الْبَابَ اَوِحْفَظْہٗ))5

"والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے پس تو اسے توڑدے یااس کی حفاظت کر"

اسی طرح دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلْجَنَّۃَ تَحْت اَقْدَام اِلا ِمَّھَاتِ))6

"جنت ماؤں کے قدموں تلے ہیں" لہٰذا غور فرمائیں کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے رکھی گئی ہے اسی طرح اس سے پہلی حدیث میں والد کو جنت کا بہترین دروازہ قرار دیا

ہے یعنی انسان والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کر کے، ان کے ساتھ احسان کر کے اپنے آپ کو جنت کا مستحق بنا سکتا ہے بصورت دیگر وہ لوگ بڑے بدبخت ہونگے کہ جن کے والدین موجود ہو اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکے۔

((عَن اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَال رَغِم اَنْفُ ثُم رَغِم اَنْفُ ثُم رَغِم اَنْفُ، قِیْلَ مَن یَا رَسُوْل اللهِ؟ قَال مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْه عِنْد الْکِبَر اَحَدُهمَا اَو کِلَیْهِمَا فَلَم یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ))7

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا، اس کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہ گیا۔

غور فرمائیں کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تین بار ایسے شخص کو بربادی کی وعید سنا رہے ہیں کہ جو والدین کی خدمت کر کے جنت کو حاصل نہ کر سکا لہٰذا اصل کامیابی اور ناکامی جو کہ آخرت کی کامیابی اور ناکامی ہے اگر اس کامیابی اور ناکامی کا ذریعہ والدین کی خدمت اور نافرمانی ہے تو کوشش کریں کہ والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کر کے اپنے آپ کو جنت کا مستحق بنائیں اور ان کی نافرمانی سے بچیں

اپنی جنت کو اپنے لئے دوزخ نہ بنا ـ8

اپنی ماں باپ کا تو دل نہ دکھا

والدین کی خدمت عظیم ترین عمل ہے:

((عَن ابْن مَسْعَوْد رَضِی اللهُ عَنْه ----- قَال سَاَلْتَ النَّبی صَلَّی اللهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ اَیَّ الْعَمَلِ اَحَب اِلَی اللهِ تَعالَی ؟ قَال الصلوة عَلی وَقْتِهَا قَلْتَ ثَمَّ اَی؟ قَالَ ثَمَّ بِر الْوَالِدَیْنِ قَلْت ثَم اَیَّ ؟ قَالَ الْجِهاد فِی سَبِیْلِ الله)) 9

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ تعالی کے ہاں کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو اس کے اول وقت پر ادا کرنا میں نے کہا پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر والدین کے سات حسن سلوک کرنا میں نے کہا پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اہم ترین امور کا ذکر کیا ہے

1: بروقت نماز پڑھنا

2: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

3: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

جیسا کہ بطور مسلمان سب کو معلوم ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد سب سے پہلا عملی فریضہ نماز کی بروقت ادائیگی ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں بیان ہوا

نماز دن رات میں پانچ مرتبہ ادا کرنا فرض ہے یہ ایسا فرض ہے جس کے بارے میں روز قیامت سب سے پہلی پوچھا جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((اِنَ اَوَّلَ مَا یَحَاسَبَ بِه الْعَبْدَ یَوْمَ الْقِیَامَت مِنْ عَمَلِه صَلَاتَہٗ)) 10

یقیناروز قیامت انسان کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا"

نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کو محبوب ترین عمل قرار دیا ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس طرح نماز ادا کرنا ضروری، فرض اور اہم ترین عمل ہے، اس کے بغیر انسان دائرہ اسلام سے خارج ہے اسی طرح والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کا ادب واحترام بھی لازم اور ضروری عمل ہے جو شخص اپنے والدین کی خدمت، حسن سلوک اور ان کے ساتھ نرمی کا رویہ نہیں رکھتا وہ شخص انسانیت کے دائرے سے خارج ہے قرآن مجید نے بھی اسی مضمون کو اسی ترتیب سے بیان کیا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

((وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا)) 11

"تمھارے رب نے حکم جاری فرمایا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر وہ دونوں یا دونوں میں سے ایک تمھاری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور ان کے ساتھ سخت کلامی نہ کرو ان کے ساتھ اچھی بات کرو"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا)) 12

"اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو"

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے متعلق ارشاد فرمایا

((وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ)) 13

"ہم نے انہیں لوگوں کے لئے رہنما بنایا، وہ ہمارے حکم کے مطابق ان کی رہنمائی کرتے ہیں اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے، نماز کی پابندی کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے"

یہاں نیک کاموں سے مراد اخلاقیات، معاشرتی تعلقات اور انسانوں کے حقوق ہے

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کی فرمانبرداری اور اطاعت کی جائیں ان کے سامنے اف بھی نہ کہا جائے جیسا کہ اوپر آیت مبارکہ میں بیان ہوا البتہ اگر والدین کسی ایسے کام کے کرنے کا حکم دیں جو شریعت کے منافی عمل ہو یا کسی ایسے کام کے کرنے سے منع کریں جس کا ادا کرنا فرض ہو مثلاً نماز پڑھنے سے منع کریں، مال کی زکوۃ ادا کرنے سے منع کریں، داڑھی رکھنے سے منع کریں وغیرہ تو ایسی صورت میں ان کی فرمانبرداری نہیں کی جائیں گی لیکن فرمانبرداری نہ کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ والدین کے ساتھ بدتمیزی اور بدزبانی کی جائیں یا ان کے ساتھ تعلق توڑ دیا جائیں۔

بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف خلاف شریعت امور میں ان کی بات نہیں مانی جائے گی باقی تمام امور میں ان کی بات ماننا، اطاعت کرنا، خدمت کرنا، عزت کرنا، ان کا سہارا بننا ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا ان کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق خوراک، لباس،، رہائش، اور دیگر ضروریات زندگی مہیا کرنا بالکل فرض ہے اس سے انحراف کرنا نہایت قبیح عمل شدید نافرمانی اور کبیرہ گناہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے فرمایا کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا جی ہاں ضرور بتائیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) 14

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا"

لہٰذا والدین کی نافرمانی اور ان کے ساتھ بد سلوکی سے ہر صورت گریز کرنا اور ان کی خدمت واطاعت اور حسن سلوک کو اپنی زندگی کا اولین معمول بنانا چاہئیے۔

والدین کی خدمت جہاد فی سبیل اللہ سے مقدم ہے:

والدین کی خدمت واطاعت اتنی ضروری ہے کہ اسلام میں جہاد جیسے عظیم عمل سے والدین کے خدمت واطاعت کو مقدم رکھا گیا ہے

حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

((قَالَ قَالَ رَجُل لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أُجَاهِد ،قَالَ لَکَ اَبَوَانِ؟ قَال نَعَمْ قَال فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ)) 15

"کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں بھی جہاد کرونگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمھارے والدین ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر انہی کے متعلق جہاد کر"

چونکہ جہاد کرنا نہایت اعلی اور عظیم عمل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((من اغبرت قدماه فی سبیل الله حرمه الله علی النار)) 16

"اللہ کی خاطر (فی سبیل اللہ) نکلنے میں جس انسان کے قدموں پر گرد وغبار (مٹی) پڑ گئی اللہ نے اس شخص کو جہنم کیلئے حرام کر دیا"

لیکن جہاد جیسے عظیم عمل کے لیے بھی اگر نکلنا ہے تو والدین کی خوشی اور والدین کی اجازت شامل حال ہونی چاہیے ایسا کرنا ہرگز ٹھیک نہیں کے والدین پریشانی میں مبتلا ہو انہیں سہارا چاہیے اپنے بڑھاپے میں ان کو مددگار چاہیے لیکن اولاد انہیں اسی حال میں چھوڑ کر جہاد کے لیے نکل جائے اسلام نے ہر عمل میں والدین کی ذات کو مقدم رکھا ہے خود سوچیئے کہ اللہ تعالی نے اپنے عبادت کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کیا ہے اس لیے ان کو بے یار ومددگار چھوڑ کر کسی بھی نیکی کی غرض سے دور دراز نکل جانا کسی بھی صورت میں جائز نہیں اللہ تعالی ہمیں راہ راست کی پہچان نصیب کرے عصر حاضر میں جو رائج تبلیغ کا اندازہ ہے یہ بھی اسلام کی حقیقی روح کے بالکل منافی ہے بظاہر تو آدمی نیکی کی غرض سے نکلتا ہے لیکن دراصل اس نے بہت سے حقوق کو پیچھے چھوڑ دیا ہوتا ہے اس کے ذمے جو حقوق قابل ادا ہے اس میں سب سے اولین اور افضل حق اس کے والدین کا ہے والدین اپنی ضروریات اور احتیاج کے باوجود ان کو منع نہیں کرپاتے کیونکہ بظاہر یہ نیکی کا عمل ہے اسی طرح والدین کے بعد (بصورت شادی شدہ) بیوی اور بچوں کے حقوق کا معاملہ بھی ہے آج کل اولاد والدین کے حقوق میں حد درجہ کوتاہی کررہی ہے جس کی وجہ سے وہ مشکلات کا شکار ہے

اسلام جس میں کسی عام مسلمان کا دل دکھانا انتہائی ناپسندیدہ ہے اللہ کے نزدیک اس سے کہ خانہ کعبہ کو منہدم کیا جائے تو پھر والدین جو کہ واجب الاطاعت اور واجب الخدمت ہے سوچئیے کہ ان کے دل دکھانے پر اللہ تعالی کتنے ناراض ہونگے

والدین کی نافرمانی کرنا اور ان کا دل دکھانا ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا بندے کو دنیا میں ہی مل جاتی ہے آج جو اولاد اپنے والدین کی نافرمانی کر رہی ہے ایک تو ان کو ان کی زندگی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے دوسرا یہ کہ کل کو ان کی اولاد بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گی جیسا کہ انہوں نے اپنے والدین کے کرتا ہے کل کو ان کو اپنی اولاد کی طرف سے اسی تکلیف میں مبتلا دیکھا گیا ہے ساتھ کیا ہوگا اور اس کا مشاہدہ دنیا میں ہو چکا ہے کہ جو اولاد والدین کی نافرمانی کرتا ہے کل کو ان کو اپنی اولاد کی طرف سے اسی تکلیف میں دیکھا گیا ہے

والدین کی خدمت کے ثمرات:

والدین کی خدمت اور ان کی اطاعت دنیا ہی میں مختلف پریشانیوں اور مصائب سے نکلنے کا راستہ بن جاتا ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ اقوام میں تین افراد کے بارے میں بیان کیا وہ تینوں سفر میں تھے دوران سفر طوفاں بادوباراں نے انہیں گھیر لیا وہ پناہ کیلئے ایک غار میں چھپ گئے اچانک اوپر سے ایک پتھر گرا، جو اس غار کے دہانے پر رک گیا اس سے غار کا راستہ بند ہو گیا وہ تینوں آدمی مزید پریشان ہو گئے انہوں نے اپنے اپنے نیک اعمال اللہ تعالی کے سامنے پیش کر کے اللہ تعالی سے التجا کرنا شروع کر دی ان میں سے ایک نے اپنا قابل ذکر اور نیک عمل یہ بیان کیا کہ یا اللہ میرے بوڑھے والدین زندہ ہے میری بیوی اور بچے بھی ہے میں بکریاں چراتا ہوں جب رات کو واپس آتا ہوں تو بکریوں کا دودھ دوہتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے بوڑھے والدین کو پلاتا ہوں ان کے بعد اپنی بیوی اور بچوں کو پلاتا ہوں ایک روز مجھے بہت دیر ہو گئی جب گھر پہنچا تو میرے والدین سو چکے تھے میں نے انہیں بے آرام نہیں کیا (نیند سے نہیں جگایا) اور انہیں دودھ پلائے بغیر اپنے بچوں او دودھ دینا پسند نہ کیا حالانکہ

میرے بچے میرے قدموں سے لپٹ کر دودھ کا مطالبہ کر رہے تھے لیکن میں اپنے والدین کے سرہانے کھڑا رہا حتی کہ صبح ہو گئی یا اللہ! آپ کو تو علم ہے کہ یہ عمل میں نے فقط تیری رضا کیلئے کیا تھا؛ تو ہمیں اس غار سے نکلنے کا راستہ عطا فرما دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے اور تیسرے نے بھی اپنے اعمال کا ذکر کیا اللہ تعالی نے ان کی پریشانی ختم کر دی اور ان کیلئے راستہ کھول دیا 17

غور فرمائیں کہ اللہ تعالی والدین کے احترام کی بدولت ان کی پریشانی ختم کر دی۔

سیدنا ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ)) 18

"والدین سے اچھا سلوک کرنا عمر میں اضافہ کو تا ہے"

پھر عمر میں اضافے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر اس کی عمر چالیس (40) برس لکھی گئی ہے تو پچاس برس کر دیا جائے گا بلکہ اس اضافے سے مراد برکت ہے والدین کے فرمانبردار بندے کو اللہ تعالی تھوڑی عمر میں بہت زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق دیتا ہے اور تھوڑی سی عمر میں بہت زیادہ سعادتوں اور نعمتوں سے نوازتا ہے اور والدین کے فرمانبردار اولاد کو اللہ تعالی کبھی بھی مایوس اور پریشان نہیں چھوڑتا

اسی طرح والدین کے فرمانبردار اولاد کی صرف عمر میں نہیں بلکہ ان کے رزق میں بھی برکت عطاء کی جاتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((مَن اَحبَّ اَيَّمُدلَه فِي عُمُرِه وَيُزَادلَهُ فِي رِزْقِه فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ)) 19

"جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو اسے چاہیئے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں"

یہاں پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کو رزق میں اضافے کا زریعہ قرار دیا گیا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((اِذَا نَظَر الْوَالِدُ اِلَى وَلَدِه فَسَرَّه كَان لِلْوَلَد عِتْق نَسَمَةٍ)) 20

"جب باپ اپنے بیٹے کی طرف دیکھیں تو بیٹا اسے خوش کر دے تو اس بیٹے کیلئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے"

اور یقینا باپ اس بیٹے کو دیکھ کر خوش ہو گا جو بیٹا فرمانبردار ہو گا یعنی بیٹے کی فرمانبرداری کی وجہ سے باپ کو جو خوشی ہوتی ہے اس خوشی کی بدولت بیٹے کو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے

جس نے ماں کی پیشانی کا بوسہ لیا اس کیلئے جہنم کی آگ سے پردہ ہے 21

ماں باپ کو ایک نظر شفقت کے ساتھ دیکھنے پر حج مقبول کا ثواب ملتا ہے 22

کھلونے توڑ دیتی تھی جب میں چھوٹی سی بچی تھی

میرے رونے پر میری ماں کھلونے جوڑ دیتی تھی

سنا ہے ماں سے بھی بڑھ کر تجھے الفت ہے بندوں سے

تو مجھ کو بوڑ دے مولی میں خود توڑ دیتی ہوں 23

والدین کے نافرمانی کی سزا :

والدین کی حق تلفی اور ظلم کی سزا بہت جلدی بلکہ دنیا میں ہی ملتی ہے

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المفرد میں لکھا ہے کہ ایک قبرستان میں مغرب کے بعد ایک قبر پھٹتی تھی اس میں سے ایک شخص نکلتا جس کا سر گدھے کی مانند تھا گدھے کی آواز نکال کر چند لمحے بعد قبر میں چلا جاتا تھا کسی نے لوگوں سے پوچھا کہ آخر اس قبر والے کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہو رہا ہے؟ کیا وجہ ہے؟ بتانے والے نے بتایا کہ یہ آدمی شراب پیتا تھا جب اس کی ماں اسے ڈانٹتی تو کہتا تھا کیوں گدھے کی طرح چلاتی ہو؟ غور فرمائیں کہ ماں کے ساتھ برا سلوک کرنے پر اس شخص کو کیسی دردناک سزا ملی

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص کے میزان میں عمل کے دونوں پلڑے برابر ہو جائیں گے اللہ تعالی فرمائیں گے کہ تم جنت والوں میں سے نہیں اور نہ ہی دوزخ والوں میں سے ہو، تو اس وقت ایک فرشتہ ایک کاغذ لے کر آئے گا اور اس کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے گا اس کاغذ میں "اف" لکھی ہو گی تو یہ ٹکڑا نیکیوں پر بھاری ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ والدین کی نافرمانی کا ایسا کلمہ ہے جو دنیا کے پہاڑوں سے بھی بھاری ہو جائے گا چنانچہ اسے دوزخ میں لے جانے کا حکم کیا جائے گا کہتے ہیں کہ وہ شخص مطالبہ کرے گا کہ اس کو اللہ تعالی کے پاس واپس لے چلیں تو اللہ تعالی فرمائیں گے اسے لوٹا لاؤ۔ پھر اللہ تعالی اس سے پوچھیں گے اے نافرمان بندے! کس وجہ سے تم میرے پاس واپس آنے کا مطالبہ کر رہے تھے؟ وہ کہے گا الہی آپ نے دیکھ لیا میں دوزخ کی طرف جا رہا ہوں۔ اور مجھے کوئی جائے فرار نہیں میں اپنے والدین کا نافرمان تھا۔ حالانکہ وہ بھی میری طرح دوزخ میں جا رہے ہیں آپ ان کی وجہ سے میرے عذاب کو بڑھا دیں اور ان کو دوزخ سے نجات دے دیں۔ فرماتے ہیں اللہ تعالی ہنس پڑیں گے اور فرمائیں گے تو نے دنیا میں تو ان کی نافرمانی کی اور آخرت میں ان کے ساتھ نیک سلوک کیا جا اپنے روالدین کا ہاتھ پکڑ اور تینوں جنت میں چلے جاؤں۔

اس حدیث شریف میں غور فرمائیں کہ ماں باپ کو صرف اف کہنے کی وجہ سے اللہ تعالی نے اسے جہنم میں بھیجنے کا حکم دیا

والدین کا نافرمان جنت سے محروم رہے گا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌ ، وَلَا مُدْمِنِ خَمْرٍ ، وَلَا مُكَذِّبٍ بِالْقَدْرِ)) 25

"والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی، اور تقدیر کا منکر جنت میں داخل نہیں ہو گا"

اس حدیث مبارکہ میں نہایت خطرناک گناہوں کے ساتھ ملا کر والدین کی نافرمانی کو بیان کیا گیا ہے اس سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ والدین کی نافرمانی کس قدر خطرناک مہلک اور سنگین گناہ ہے جس طرح شرابی کبھی جنت میں نہیں جائے گا، تقدیر کا منکر کبھی جنت میں نہیں جائے گا اسی طرح والدین کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا۔

حدیث مبارکہ میں والدین کے نافرمان کا جہنم میں جانے کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی موجود ہیں

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو والد کا احترام سکھاتے ہوئے فرمایا: کیا تم عبد اللہ بن خداش کو جانتے ہو؟ اس لڑکے نے کہا: نہیں۔ تب سیدنا ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا:

((فَخِذُه فِي جَهَنَّمَ مِثْلَ أُحُدٍ وَضِرْسُه مِثْلُ الْبَيْضَاءِ)) 26

" جہنم میں اس کی ران؛ احد پہاڑ کے برابر اور اس کی داڑھ بیضاء پہاڑ کے برابر ہو گی۔"

میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جرم کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((كَانَ عَاقًا لِوَالِدَيْهِ)) 27

"وہ اپنے والدین کا نافرمان تھا"

اس تمام تفصیل سے یہ بات نکھر کر سامنے آگئی کہ والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کتنی ضروری اور اہم ہے آج کل اولاد اپنی کم فہمی، تکبر اور گمراہی کی وجہ سے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرتے اور ان کی نافرمانی میں مبتلاء ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی والدین اولاد پر ظلم بھی کریں تب بھی ان کے ساتھ برا سلوک نہیں کرنا چاہیئے

جس والدین چونکہ اللہ تعالی کے بعد انسان کے وجود کا دوسرا ذریعہ ہے اور ان کی جسمانی تربیت کرتے ہیں

اسی طرح انسان کی روحانی تربیت اساتذہ کرام کرتے ہیں جس طرح والدین کا مقام اور درجہ اسلام میں بلند ہے اسی طرح اساتذہ کرام کا درجہ اور مقام بھی اسلام میں بہت بلند ہے والدین بھی انسان کیلئے روحانی ماں باپ کا درجہ رکھتے ہیں اسی لیئے ان کا تعظیم و اکرام بھی اسی طرح لازم ہے جس طرح ماں باپ کا اکرام لازم ہے۔

حاصل کلام :

اس تمام تفصیل سے یہ بات نکھر کر سامنے آگئی کہ اسلام میں والدین اور اساتذہ کرام کا مقام انتہائی بلند ہے چونکہ آج کل اکثر افراد کے ناکامیوں کا سبب والدین کی نافرمانی ہے اگر ان کے مقام کو تسلیم کیا جائے اور اللہ تعالی کے اس حکم کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے اور ان کی فرمانبرداری اور اطاعت کی جائے تو بہت سی پریشانیوں اور فسادوں دروازہ بند ہو سکتا ہے

(حوالہ جات)

1: سورۃ الاسراء آیت (23)

2: سورۃ النساء آیت (36)

3: سنن الترمذی کتاب البر والصلہ، رقم 1899، سلسلۃ الصحیحہ رقم 516

4: سورۃ البقرہ آیت (83)

5: سنس الترمذی ابواب البر والصلہ، باب الفضل فی رضی الوالدین رقم 1900

6: مسند الشہاب 1\102 حدیث 119

7: صحیح المسلم کتاب البر والصلہ، باب رغم انف من ادرک ابویہ او احدھما رقم 2551

8: بقول مولانا محمد وصال احمد صاحب

9: صحیح البخاری، کتکب مواقیت الصلوۃ، باب فضل الصلوۃ لوقتھا حدیث 527

10: صحیح سنن الترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء ان اول مایحاسب بہ العبد الصلوۃ حدیث 413

11: سورۃ الاسراء آیت (23)

12: سورۃ النساء آیت (36)

13: سورۃ الانبیاء آیت (73)

14: صحیح البخاری کتاب الاستیذان باب من اتکا بین یدی اصحابہ حدیث 6273

15: صحیح البخاری کتاب الادب، باب لا یجاہد الا باذن الابوین حدیث 5972

16: صحیح البخاری کتاب الجمعہ باب المشی الی الجمعۃ حدیث 907

17: صحیح البخاری کتاب الادب، باب اجابت الدعاء من بر والدیہ حدیث 5974

18: طبقات المحدثین باصبھان والواردین علیھا، لابی الشیخ الاصبھانی: 4\295

19: مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا ص 82 حدیث 244

20: شعب الایمان للبیھقی 10\265 حدیث 7473

21: کنز العمال 16\192

22: شعب الایمان و بیھقی

23: بقول مولانا محمد وصال احمد صاحب

24: مسند احمد ابن حنبل (موسسۃ الرسالہ) حدیث 27484

25: المعجم الاوسط للطبرانی 7\63 حدیث 6857